السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم اخبارات میں اور سڑکوں پر لگائے جانے والے بورڈوں میں ناخواندگی کے خلاف کوششوں کے بارے میں اکثر پڑھتے رہتے ہیں ،جن میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ ناخواندگی پسماندگی کا سبب ہے جب کہ اللہ تعالی نے اس امت کو امی کے وصف سے یاد کرتے ہوئے فرمایا :

هُوَ الَّذى بَعَثَ فِى الأُمِّيّـۧنَ رَسولًا مِنهُم ۲ ... سورة الجمعة

''وہ ہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمدﷺ کو) پیغمبر بنا کر بھیجا۔''

امید ہے آپ اس کی وضاحت فرمائیں گے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امت محمدیہ کے افراد،جن کا عرب و عجم سے تعلق تھا ،نہ پڑھتے اور نہ لکھتے تھے،اسی وجہ سے انہیں امی کے نام سے موسوم کیا گیا ۔ان میں جو لوگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے ،ان کی تعداد دوسروں کے مقابلہ میں بہت ہی کم تھی ۔ہمارے نبی حضرت محمدﷺ بھی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَما كُنتَ تَتلوا مِن قَبلِهِ مِن كِتـٰبٍ وَلا تَخُطُّهُ بِيَمينِكَ ۖ إِذًا لَارتابَ المُبطِلونَ ٤٨ ... سورة العنكبوت

''اور آپ اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے ایسا ہوتا تو اہل باطل ضرور شک کرتے ۔''

یہ نبی الصلوۃ والسلام کی نبوت ورسالت کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے کہ آپ لوگوں کے پاس ایک ایسی مقدس کتاب لے کر تشریف لائے جس کے مقابلہ کی عرب و عجم تاب نہ لاسکے کیونکہ یہ کتاب پاک تو اللہ تعالی نے آپﷺ پر وحی کے ذریعہ نازل فرمائی تھی اور اس وحی الہی کو روح الامین حضرت جبرائیل علیہ السلام لاتے رہے ،اسی طرح اللہ تعالی نے آپؐ پر سنت مطہرہ اور پہلے لوگوں کے علوم میں سے بہت سے علوم بھی بذریعہ وحی نازل فرمائے ،یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے ماضی کے بھی بہت سے حالات وواقعات بیان فرمائے اور بہت سے ایسے حالات وواقعات کی بھی خبر دی جو آخری زمانہ میں یا قیامت ک دن ظہور پذیر ہوں گے نیز آپﷺ نے جنت ،دوزخ ،اہل جنت اور اہل جہنم کے بھی بہت سے حالات بتائے اور اس طرح اللہ تعالی نے آپؐ کو دوسروں پر بزرگی اور فضیلت عطا فرمائی اور لوگوں کو بتایا کہ آپؐ کو اللہ تعالی نے کس قدر بلند و بالا اور ارفع واعلی مقام ومرتبہ پر فائز فرمایا ہے ۔اللہ تعالی نے امت محمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کے جس وصف امیت کا ذکر کیا ہے اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ اسے یونہی باقی رہنے دیا جائے بلکہ اس سے مقصود تو صرف امر واقعہ اور صورت حال کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالی نے اس امت کی ہدایت ورہنمائی کے لئے اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمدﷺ کو مبعوث فرمایا تھا تو اس وقت یہ امت ناخواندہ تھی ،اس سے ناخواندگی کی ترغیب مقصود نہیں ہے کیونکہ کتاب وسنت کے صفحات پڑھنے لکھنے کی ترغیب اور ناخواندگی کے خاتمہ کے حکم سے لبریز ہیں ،چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

قُل هَل يَستَوِى الَّذينَ يَعلَمونَ وَالَّذينَ لا يَعلَمونَ ... ٩ ... سورة الزمر

''کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں ۔''

نیز فرمایا :

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِذا قيلَ لَكُم تَفَسَّحوا فِى المَجـٰلِسِ فَافسَحوا يَفسَحِ اللَّهُ لَكُم ۖ وَإِذا قيلَ انشُزوا فَانشُزوا يَرفَعِ اللَّهُ الَّذينَ ءامَنوا مِنكُم وَالَّذينَ أوتُوا العِلمَ دَرَجـٰتٍ ... ١١ ... سورة المجادلة

''اے اہل ایمان !جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھا کرو (یعنی کھلا دائرہ بنا کر بیٹھا کرو تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ وہاں بیٹھ سکیں)۔(واللہ اعلم)،اللہ تم کو کشادگی بخشے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو ،جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے ،اللہ ان کے درجے بلند کر دے گا ۔''

اور فرمایا :

إِنَّما يَخشَى اللَّهَ مِن عِبادِهِ العُلَمـٰؤُا ... ٢٨ ... سورة الفاطر

''اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں، جو صاحب علم ہیں۔''

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلا تو اللہ تعالی نے اس کے لئے جنت کے راستہ پر چلنا آسان بنا دے گا۔'' (صحیح مسلم) نیز آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالی خیر و بھلائی کا ارادہ فرمائے، اسے دین کا علم عطا فرما دیتا ہے۔'' (متفق علیہ) اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات واحادیث ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص421

محدث فتویٰ